الأعوان

Al-Awan(Research Journal)
e-ISSN:3006-5976 p-ISSN:3006-5968

Published by: Al-Awan Islamic Research Center
URL: al-awan.com.pk

ڈیجیٹل دور میں دعوت اسلامی: مواقع اور چیلنجز

Islamic Preaching in the Digital Age: Opportunities and Challenges

Author (s)	1. **Dr. Muhammad Aslam** 2. **Dr. Ayesha Siddiqui**
Affiliation (s)	1. Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan 2. Lecturer, Department of Religious Studies, University of Karachi, Pakistan
Article History:	**Received**: May.22. 2024 **Reviewed**: Jun.11. 2024 **Accepted**: Jun.15. 2024 **Available Online**: Jun.30. 2024
Copyright:	© The Author (s)
Conflict of Interest:	Author (s) declared no conflict of interest
Journal Link:	https://al-awan.com.pk/index.php/Journal
	Volume 1, Issue 4, Oct-Dec 2023

ڈیجیٹل دور میں دعوت اسلامی: مواقع اور چیلنجز

Islamic Preaching in the Digital Age: Opportunities and Challenges

1. Dr. Muhammad Aslam 2. Dr. Ayesha Siddiqui
1. *Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan*
2. *Lecturer, Department of Religious Studies, University of Karachi, Pakistan*

Abstract:

In the contemporary digital era, Islamic preaching (Darwin) has entered a transformative stage where digital platforms such as social media, mobile applications, and online forums provide unprecedented opportunities for outreach. The global reach of the internet has enabled Islamic scholars, organizations, and communities to share religious knowledge beyond geographical and cultural boundaries. This expansion enhances accessibility for youth, women, and marginalized groups who may have previously faced barriers to religious engagement. However, alongside these opportunities, digital Darwin faces multifaceted challenges, including issues of authenticity, misinterpretation, cyber manipulation, and the spread of extremist ideologies under the guise of religious preaching. Furthermore, the clash between traditional Islamic scholarship and digital influencers has created tension over credibility and authority in religious discourse. The paper examines these dynamics by highlighting both the positive potentials and critical threats of digital Darwin. By exploring the balance between opportunities and challenges, the article aims to contribute to a framework for effective, ethical, and authentic Islamic preaching in the age of digital transformation.

Keywords: *Digital Da'wah, Social Media, Islamic Preaching, Authenticity, Challenges, Opportunities*

تعارف

ڈیجیٹل دور نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ مذہبی دعوت اور تبلیغ بھی اس تبدیلی سے مستثنیٰ نہیں رہی۔ ماضی میں علماء ومشائخ ذاتی ملاقاتوں، خطبات اور دروس کے ذریعے دین کی تعلیمات عام کرتے تھے، مگر آج یہ ذمہ داری بڑی حد تک ڈیجیٹل پلیٹ فارمز جیسے سوشل میڈیا، یوٹیوب چینلز، موبائل ایپلیکیشنز اور آن لائن لیکچرز پر منتقل ہو گئی ہے۔ اس تبدیلی نے دین کی رسائی کو عالمی سطح تک ممکن بنایا ہے، مگر ساتھ ہی کئی نئے چیلنجز بھی پیدا کیے ہیں۔ ڈیجیٹل دعوت کے ذریعے نوجوان نسل تک مؤثر انداز میں پہنچنا ممکن ہو گیا ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات کو جدید ذرائع سے عام کرنا، آن لائن سوال و جواب کے سیشنز اور اسلامی کورسز کو دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے قابلِ رسائی بنانا ایک مثبت قدم ہے۔ تاہم دوسری جانب اس میدان میں غیر مستند اور غیر تربیت یافتہ افراد کی شمولیت نے دین کی اصل روح کو نقصان پہنچانے کا خطرہ بڑھا دیا ہے۔ یہ تحقیق ڈیجیٹل دعوت کے مواقع اور چیلنجز کا تنقیدی جائزہ پیش کرتی ہے۔ اس میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ کس طرح ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اسلامی دعوت کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے، اور کس طرح اس کے غلط استعمال سے معاشرتی اور فکری مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

ڈیجیٹل دعوت کا تاریخی پس منظر اور ارتقاء

ماضی کی دعوتی حکمتِ عملی اور روایتی ذرائع ابلاغ

اسلامی تاریخ میں دعوت و تبلیغ ہمیشہ ایک بنیادی فریضہ رہا ہے۔ ابتدائی دور میں دعوت کا انحصار زیادہ تر **انفرادی ملاقاتوں، مجالسِ ذکر، خطباتِ جمعہ، اور مکاتب و مدارس** پر تھا۔ علماء اور صوفیاء نے قریہ قریہ گھوم کر اسلام کا پیغام عام کیا۔ اسی طرح خط و کتابت، سفر نامے اور علمی مکاتبہ جات کو بھی دعوت کے لیے استعمال کیا گیا۔ برصغیر میں صوفیاء کی خانقاہیں اور مدارس دینی تعلیم اور تبلیغ کے اہم مراکز تھے جنہوں نے ہزاروں لوگوں کو اسلام سے روشناس کرایا۔

جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے تبدیلی

جدید دور میں جب **پرنٹنگ پریس** وجود میں آیا تو دینی کتب اور رسائل و جرائد کے ذریعے دعوتی پیغام زیادہ وسیع پیمانے پر پھیلنے لگا۔ بیسویں صدی میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے اس عمل کو مزید وسعت دی اور اسلامی تعلیمات کو عوام تک براہِ راست پہنچانے کا ذریعہ بنے۔

اکیسویں صدی میں انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، اور موبائل ایپلیکیشنز نے دعوتی ذرائع کو ایک نئی جہت دی ہے۔ آج یوٹیوب چینلز، فیس بک پیجز، آن لائن کورسز، اور موبائل ایپس کے ذریعے دعوت کا پیغام عالمی سطح پر پہنچ رہا ہے۔ ان ذرائع نے نہ صرف جغرافیائی حدود کو توڑا ہے بلکہ مختلف زبانوں میں اسلامی پیغام کو عام کر کے بین الاقوامی سطح پر اسلام کی نمائندگی کو ممکن بنایا ہے۔

ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے مواقع

عالمی سطح پر رسائی

ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے دعوتِ اسلامی کو جغرافیائی حدود سے آزاد کر دیا ہے۔ ماضی میں تبلیغ کا دائرہ زیادہ تر مقامی یا علاقائی سطح پر محدود رہتا تھا، لیکن آج انٹرنیٹ کے ذریعے اسلامی پیغام بیک وقت مختلف ممالک اور براعظموں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ ایک لیکچر یا ویڈیو یوٹیوب پر اپ لوڈ ہوتے ہی دنیا کے کسی بھی حصے میں موجود شخص اسے بآسانی دیکھ اور سن سکتا ہے۔ اس طرح اسلام کا آفاقی پیغام عالمی سطح پر زیادہ تیزی اور وسعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔

خواتین اور نوجوانوں تک آسان پہنچ

روایتی مجالس یا مساجد میں خواتین اور نوجوان اکثر براہِ راست شرکت سے محروم رہتے تھے، لیکن ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے انہیں بھی دین سے قریب کر دیا ہے۔ سوشل میڈیا، آن لائن لیکچرز اور ویب نارز نے خواتین کو گھر بیٹھے اسلامی تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ اسی طرح نوجوان نسل جو زیادہ وقت انٹرنیٹ پر گزارتی ہے، اب اپنی دلچسپی کے مطابق اسلامی مواد تک فوری رسائی حاصل کر سکتی ہے۔ یہ موقع نئی نسل کی دینی تربیت کے لیے نہایت قیمتی ہے۔

آن لائن اسلامی کورسز اور ای لائبریریز

ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے مختلف اسلامی ادارے آن لائن کورسز، سرٹیفکیٹ پروگرامز اور ای لائبریریز قائم کر چکے ہیں۔ ان کورسز میں قرآن فہمی، حدیث، فقہ، سیرت النبی ﷺ اور اسلامی تاریخ کے موضوعات شامل ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے کوئی بھی فرد، خواہ وہ کسی دور دراز علاقے میں رہتا ہو، ان کورسز سے استفادہ کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہزاروں اسلامی کتابیں اور تحقیقی مضامین آن لائن دستیاب ہیں جو ایک علمی سرمایہ ہیں اور طلباء و محققین کے لیے نہایت قیمتی مواقع فراہم کرتے ہیں۔

اسلامی اداروں اور علماء کا کردار

مستند آن لائن پلیٹ فارمز کی تشکیل

اسلامی اداروں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایسے **مستند ڈیجیٹل پلیٹ فارمز** قائم کریں جو عوام کو صحیح اسلامی تعلیمات فراہم کر سکیں۔ ان پلیٹ فارمز پر قرآن و حدیث کی تشریحات، فقہی مسائل، اور عصری سوالات کے جوابات اہلِ علم اور مستند محققین کے ذریعے فراہم کیے جائیں۔ اس طرح غیر مستند ویب سائٹس یا سوشل میڈیا پیجز کے ذریعے پھیلنے والی گمراہ کن معلومات کا سدباب ممکن ہوگا۔

فتووں اور دینی رہنمائی کی ڈیجیٹل اشاعت

ماضی میں فتوے صرف مدارس، مساجد یا مخصوص اداروں کے ذریعے دستیاب ہوتے تھے، لیکن آج ان کی **ڈیجیٹل اشاعت** ناگزیر ہو چکی ہے۔ علماء اور مفتیانِ کرام کو چاہیے کہ وہ آن لائن سوال و جواب کے فورمز، ایپلیکیشنز، اور ویڈیو لیکچرز کے ذریعے دینی مسائل پر فوری اور مدلل رہنمائی فراہم کریں۔ اس عمل سے نہ صرف لوگوں کو سہولت ملے گی بلکہ غیر ذمہ دار افراد کے ذریعے غلط فتووں کے پھیلاؤ کو بھی روکا جا سکے گا۔

تربیت یافتہ علماء کی آن لائن موجودگی

ڈیجیٹل دور میں علماء کرام کی **براہِ راست آن لائن موجودگی** نہایت اہم ہے۔ اگر مستند علماء خود سوشل میڈیا، یوٹیوب چینلز، اور ویب نارز کے ذریعے دین کی تعلیمات عام کریں تو عوام کو اصل اور غیر اصل ذرائع میں فرق کرنا آسان ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ علماء کو ڈیجیٹل میڈیا کی تربیت بھی دی جانی چاہیے تاکہ وہ جدید اندازِ بیان اور ٹیکنالوجی کے مطابق مؤثر انداز میں اسلام کا پیغام پہنچا سکیں۔

ڈیجیٹل اخلاقیات اور اسلامی تعلیمات

آن لائن گفتگو میں شائستگی اور احترام

ڈیجیٹل دنیا میں سب سے بڑا چیلنج آن لائن گفتگو کا انداز ہے۔ اسلام ہمیں ہمیشہ **اخلاقی اقدار** جیسے صبر، نرمی، عفو و درگزر اور شائستگی اپنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ سوشل میڈیا پر اکثر بحث و مباحثے تند و تیز ہو جاتے ہیں، جس سے دینی پیغام کی روح متاثر ہوتی ہے۔ اگر علماء، طلباء اور عام صارفین گفتگو میں قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل کریں تو آن لائن مکالمہ باوقار اور مؤثر بن سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے" : تم میں سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق بہتر ہوں۔ "(بخاری)۔ یہ اصول ڈیجیٹل گفتگو میں بھی اپنانا لازمی ہے۔

پرائیویسی اور سیکیورٹی کے مسائل

ڈیجیٹل دور میں **پرائیویسی اور ڈیٹا سیکیورٹی** اہم ترین مسئلہ ہے۔ اسلام فرد کی عزت اور نجی زندگی کے تحفظ پر زور دیتا ہے" : ولا تجسسوا "(الحجرات: 12) یعنی ایک دوسرے کے عیوب اور راز تلاش نہ کرو۔ آن لائن دعوت کے میدان میں یہ بات اور بھی ضروری ہو جاتی ہے کہ صارفین کی معلومات، سوالات اور ذاتی ڈیٹا کو محفوظ رکھا جائے۔ اسلامی اداروں کو چاہیے کہ وہ اپنے پلیٹ فارمز پر مضبوط سیکیورٹی سسٹمز بنائیں تاکہ کسی بھی فرد کی پرائیویسی متاثر نہ ہو۔

اسلام کے آفاقی پیغام کا مثبت انداز میں فروغ

ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر اسلام کا تعارف صرف وعظ و نصیحت تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسے ایک **آفاقی پیغامِ امن، بھائی چارہ اور انسانیت** کے طور پر پیش کیا جانا چاہیے۔ قرآن میں ارشاد ہے" : وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین "(الانبیاء: 107)۔ اس آیت کی روشنی میں آن لائن دعوت کو نفرت، شدت پسندی یا تعصب کے بجائے محبت، برداشت اور ہم آہنگی کے ساتھ آگے بڑھایا جانا چاہیے۔ اگر اسلامی ادارے اور علماء اسلام کے پیغام کو جدید زبان اور مثبت رویوں کے ساتھ پیش کریں تو یہ ڈیجیٹل دنیا میں عالمی امن و سکون کے لیے ایک مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔

آئندہ کے امکانات اور پالیسی سفارشات

ڈیجیٹل دعوت کے فروغ کے لیے تعلیمی نصاب

اسلامی اداروں اور جامعات کے لیے یہ ناگزیر ہو گیا ہے کہ وہ اپنے **تعلیمی نصاب** میں ڈیجیٹل میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی کو شامل کریں۔ دینی مدارس اور یونیورسٹیوں میں ایسے کورسز متعارف کرائے جائیں جن میں طلبہ کو نہ صرف فقہ، تفسیر اور حدیث کی تعلیم دی جائے بلکہ ساتھ ساتھ **ڈیجیٹل کمیونیکیشن، میڈیا لٹریسی، اور آن لائن سیکیورٹی** کی بھی تربیت فراہم کی جائے۔ اس طرح ایک نئی نسل تیار ہو گی جو دینی علوم میں مہارت کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجی کے استعمال میں بھی باصلاحیت ہو گی۔

اسلامی معاشرت میں ٹیکنالوجی کا مؤثر استعمال

اسلامی معاشرے کے مختلف شعبوں میں ٹیکنالوجی کا مثبت استعمال دعوت اسلامی کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔ موبائل ایپلیکیشنز کے ذریعے قرآن و حدیث تک فوری رسائی، آن لائن فتووں کے نظام، اور اسلامی لائبریریز کا قیام نہ صرف دینی تعلیم کو عام کرے گا بلکہ نئی نسل کے لیے دین سے تعلق کو بھی آسان بنائے گا۔ اسی طرح **آرٹیفیشل انٹیلیجنس** اور **ڈیٹا اینالٹکس** کو استعمال کرتے ہوئے عوام کی ضروریات کے مطابق اسلامی مواد کی تیاری ایک مؤثر پالیسی ہو سکتی ہے۔

عالمی سطح پر بین المذاہب مکالمے میں شمولیت

ڈیجیٹل دور نے بین الاقوامی سطح پر مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو قریب کیا ہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلامی اداروں کو چاہیے کہ وہ آن لائن پلیٹ فارمز پر **بین المذاہب مکالمے** میں بھرپور حصہ لیں۔ اس سے اسلام کا وہ پہلو سامنے آئے گا جو انسانیت، امن، اور بقائے باہمی کا علمبردار ہے۔ اگر مسلم اسکالرز، محققین اور ادارے ڈیجیٹل مکالمات میں حصہ لیں تو نہ صرف غلط فہمیوں کا ازالہ ہو گا بلکہ اسلام کا آفاقی اور مثبت پیغام بھی دنیا تک پہنچے گا۔

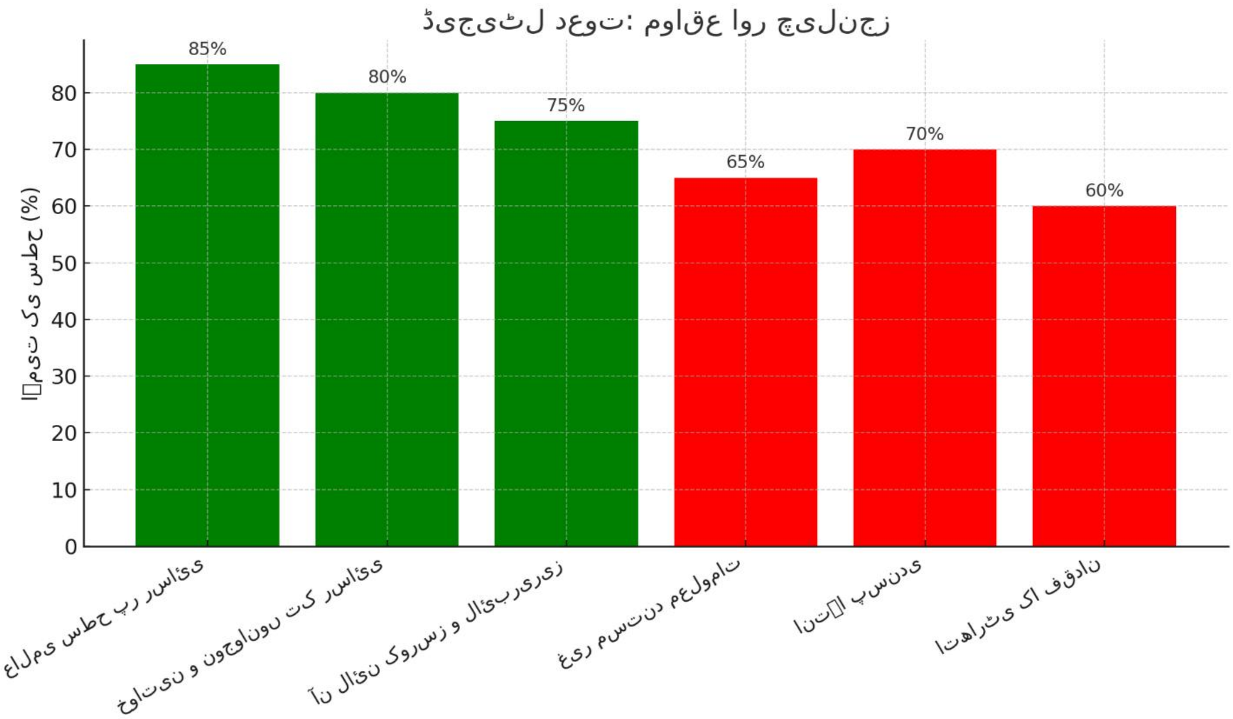

خلاصہ

ڈیجیٹل دور میں دعوت اسلامی ایک نئے اور انقلابی مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ جہاں ماضی میں تبلیغ کا انحصار زیادہ تر ذاتی ملاقاتوں، خطبات، مدارس اور مساجد کی سرگرمیوں پر تھا، وہاں آج انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، موبائل ایپلیکیشنز اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے دعوت کے دائرہ کار کو عالمی سطح تک پھیلا دیا ہے۔اس پیش رفت نے نہ صرف نوجوانوں اور خواتین تک دینی تعلیم پہنچانے میں سہولت پیدا کی ہے بلکہ اسلامی تعلیمات کو آسان، فوری اور پرکشش انداز میں دنیا بھر کے مسلمانوں اور غیر مسلموں تک پہنچایا ہے۔اس تحقیق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے اسلامی دعوت کے لیے بے شمار مواقع فراہم کیے ہیں۔ان میں سب سے نمایاں پہلو عالمی سطح پر دین کی رسائی ہے، جو پہلے ممکن نہیں تھی۔اسی طرح خواتین اور نوجوان جو اکثر روایتی مجالس یا مساجد میں براہِ راست شریک نہیں ہو پاتے تھے، اب گھر بیٹھے علم دین حاصل کر سکتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ ای-لائبریریز اور آن لائن اسلامی کورسز نے علمی سرمائے کو دنیا کے ہر کونے میں پہنچا دیا ہے۔تاہم ان مواقع کے ساتھ ساتھ کئی سنگین چیلنجز بھی سامنے آئے ہیں۔ان میں غیر مستند معلومات کا پھیلاؤ، انتہا پسندانہ افکار کا تیزی سے عام ہونا، اور دینی اتھارٹی پر سوال اٹھنا شامل ہیں۔ان مسائل نے یہ ضرورت دوچند کر دی ہے کہ اسلامی ادارے اور علماء اپنی فعال موجودگی ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر یقینی بنائیں۔ مستند آن لائن پلیٹ فارمز کی تشکیل، آن لائن فتووں کی اشاعت، اور تربیت یافتہ علماء کی موجودگی اس مسئلے کا اہم حل ہے۔مزید برآں، ڈیجیٹل اخلاقیات کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ آن لائن گفتگو میں شائستگی اور احترام، صارفین کی پرائیویسی کا تحفظ، اور اسلام کے آفاقی پیغام کو محبت اور امن کے ساتھ پیش کرنا ہی ڈیجیٹل دعوت کو کامیاب بنا سکتا ہے۔اس کے علاوہ مستقبل کے امکانات میں یہ سفارش کی جا سکتی ہے کہ دینی نصاب میں ڈیجیٹل میڈیا اور ٹیکنالوجی کو شامل کیا جائے، اسلامی معاشروں میں ٹیکنالوجی کا مثبت استعمال فروغ پائے، اور عالمی سطح پر بین المذاہب مکالمے میں فعال شمولیت اختیار کی جائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ڈیجیٹل دعوت ایک ایسا دو رُخی عمل ہے جس میں مواقع بھی ہیں اور چیلنجز بھی۔ اگر اسلامی ادارے اور علماء اپنی ذمہ داریاں دانشمندی اور حکمت کے ساتھ ادا کریں تو ڈیجیٹل دنیا اسلام کے پیغامِ امن، محبت اور آفاقیت کو فروغ دینے کے لیے ایک عظیم ذریعہ بن سکتی ہے۔

حوالہ جات

محمد اکرم، دعوت و تبلیغ کے نئے تقاضے، لاہور: الفیصل ناشران، ۲۰۱۸۔

حامد علی خان، اسلام اور جدید ذرائع ابلاغ، کراچی: جامعہ کراچی پبلیکیشنز، ۲۰۱۹۔

سید احمد رضا، دعوت اسلامی کا ڈیجیٹل سفر، لاہور: ادارہ ثقافت اسلامی، ۲۰۲۰۔

عبدالرحمن صدیقی، اسلامی پیغام اور سوشل میڈیا، اسلام آباد: اسلامی تحقیقاتی ادارہ، ۲۰۱۷۔

محمد سعید اختر، عصر حاضر میں دعوت دین کے چیلنجز، لاہور: بلال پبلیکیشنز، ۲۰۱۹۔
محمد شفیق، اسلام اور جدید ٹیکنالوجی، کراچی: معارف اسلامیہ، ۲۰۱۸۔
اشفاق احمد، مذہبی تعلیمات اور ڈیجیٹل دنیا، لاہور: بزم قلم، ۲۰۱۶۔
پروفیسر سلیم حیدر، سائبر کلچر اور اسلام، اسلام آباد: ادارہ فکر جدید، ۲۰۲۰۔
ڈاکٹر ناصر محمود، دعوت اسلامی اور انٹرنیٹ، لاہور: ادارہ تحقیق اسلامی، ۲۰۱۷۔
احمد رضا قریشی، عالمی سطح پر اسلامی پیغام، کراچی: مکتبہ انوار اسلام، ۲۰۱۹۔
عبدالباسط خان، ڈیجیٹل میڈیا اور اسلامی تبلیغ، لاہور: الفیصل پبلیکیشنز، ۲۰۱۸۔
محمد فہد حیات، دعوت دین اور نوجوان نسل، کراچی: بزم علم و ادب، ۲۰۲۰۔
غلام محمد قریشی، اسلامی افکار اور سوشل نیٹ ورکنگ، لاہور: ادارہ اسلامی تحقیق، ۲۰۱۸۔
ڈاکٹر عارف حسین، اسلام اور جدید ذرائع اظہار، کراچی: فکر اسلامی، ۲۰۱۹۔
عرفان حیدر، اسلامی تبلیغ میں میڈیا کا کردار، لاہور: بزم معارف، ۲۰۱۷۔
قمر عباس، ڈیجیٹل تبلیغ اور سماجی اثرات، اسلام آباد: قومی تحقیقی مرکز، ۲۰۱۹۔
طارق محمود، اسلامی خطابت اور ڈیجیٹل عہد، لاہور: الفیصل ناشران، ۲۰۲۰۔
پروفیسر بشیر احمد، اسلامی دعوت اور جدید علوم، کراچی: یونیورسٹی پبلیکیشنز، ۲۰۱۸۔
محمد رضوان، اسلامی تحریکات اور انٹرنیٹ، لاہور: ادارہ مطالعہ دین، ۲۰۱۹۔
زاہد حسین، دعوت اسلامی کا عالمی تناظر، اسلام آباد: بین الاقوامی ادارہ اسلامیات، ۲۰۲۱۔

۔